(اشرف عطا مرحوم)

نغمے اور آنسو

ہزار بار زمانے نے کروٹیں بدلیں
ہزار بار ہوا انقلاب چرخِ کہن
ہزار بار لٹیں عصمتیں غریبوں کی
ہزار بار اُجاڑی گئی ہے بزمِ زمن

غریب و بیکس و نادار کے لہو سے ندیم
ہزار بار سنواری گئی ہے بزمِ چمن!
ہجومِ حسرت و ارمان و آرزو تو یہ
متاعِ خاک نشیناں ہوئے ہیں رنج و محن

ہزار بار محبت میں کھائے ہم نے فریب
ہزار بار ہوئے ہم اسیرِ چاہِ ذقن
نگارِ صبحِ جوانی بہارِ روئے چمن
شمیمِ بادِ بہاری فضائے کوہ و دمن
سمجھ میں آئے نہ میرے تری خدائی میں
رموزِ عشق و محبت بتانِ غنچہ دہن

غریب کے لئے جور و ستم زمانے کے
امیر کے لئے رقص و شراب و مشک ختن

حافظ وقار احمد

سبب کیا ہے؟

لہو میں نفرتوں کا زہر تیزی سے
سرایت کرتا جاتا ہے
زباں سے حرف ناگوں کی طرح باہر نکلتے ہیں
سماعت کے ذریعے ذہن کے اندر اُتر کے
سوچ کو ہر وقت ڈستے ہیں
سبب کیا ہے؟
کہ جس کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں
اس شجر کی اپنے ہاتھوں سے
جڑوں کو کھودنے میں ایسے غلطاں ہیں
کہ یہ بھی سوچنا ممکن نہیں شاید
کہ یہ سایہ سروں سے اٹھ گیا تو پھر
حوادث دھوپ کی شدت سے اور موسم کی
سختی سے
بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ممکن
تباہی کی طرف بڑھتے ہوئے لوگوں کے اس
انبوہ سے پوچھیں
سبب کیا ہے؟
مگر یہ کون پوچھے گا؟